www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:37 ☆ تاریخ:25 دسمبر تا یکم جنوری 2018ء بمطابق 6 ربیع الثانی تا 12 ربیع الثانی 1439ھ ☆ صفحات:8

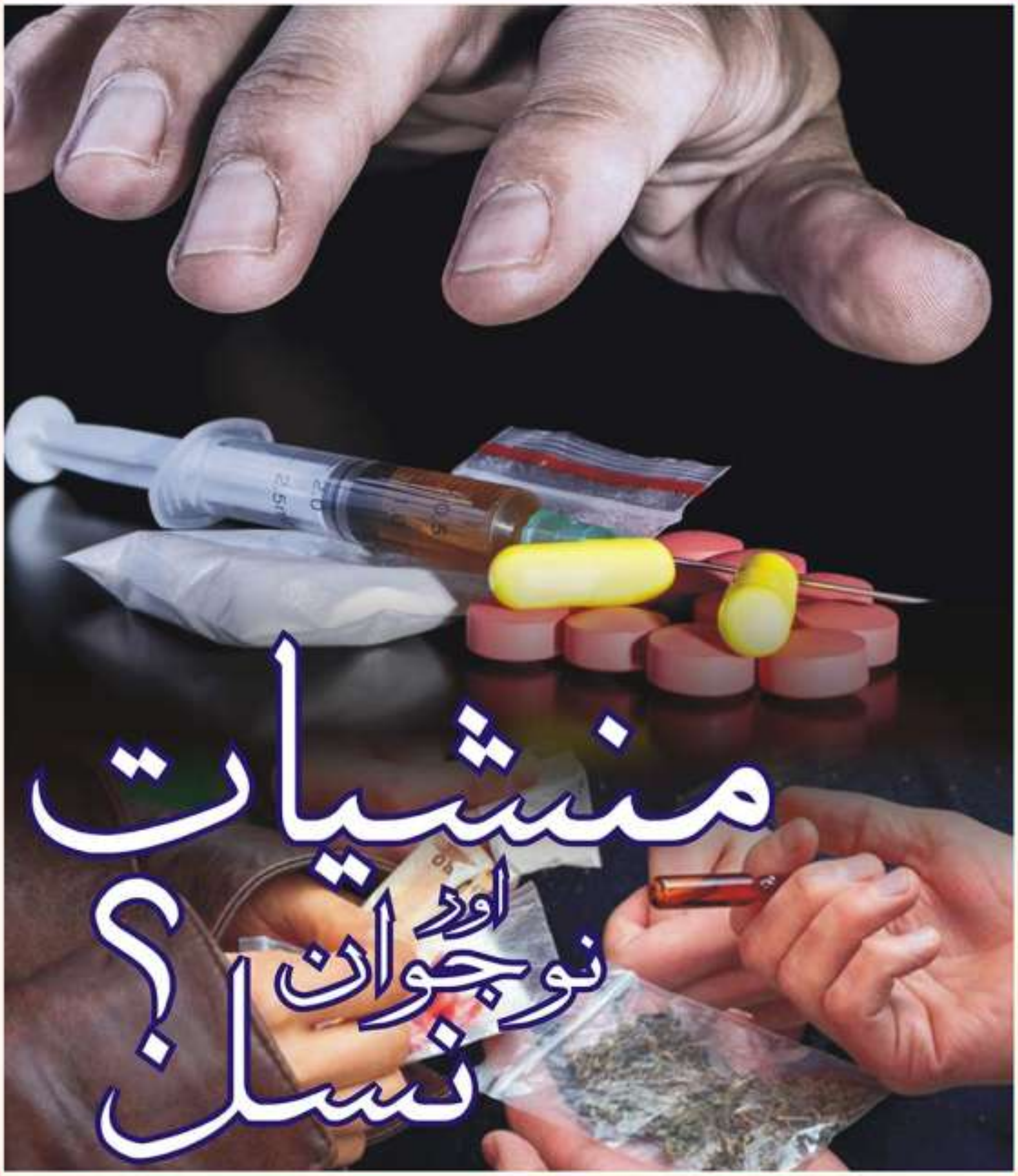

جاری صفحہ 4 سے آگے

جب وہ لوگ تین میل سفر کر چکے تو تملیخا نے کہا کہ اے بھائیو! اب دوسری دنیا آچکی اور اس بادشاہ کی حکومت کی سرحد ختم ہو گئی ہے۔ اب اپنے گھوڑوں سے نیچے اتر جاؤ اور پیدل چلنا شروع کرو شاید اللہ ہمارے مشکلات آسان فرما دے۔ وہ لوگ اپنے گھوڑوں سے اترے اور روز سات فرسخ پیدل سفر کیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاؤں سے خون بہنے لگا۔ پھر ان کو ایک چرواہا ملا۔ انہوں نے اس سے کہا اے چرواہا! کیا تمہارے پاس دودھ یا پانی ہے؟

اس نے کہا: ہاں! لیکن تم لوگوں کا چہرہ تو شہزادوں سے ملتا جلتا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ تم بادشاہ سلامت سے فرار اختیار کر رہے ہو۔

انہوں نے کہا: اے چرواہا! ہمارے لئے جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ اگر ہم تمہیں سچ بتا دیں گے تو کیا ہم تم سے محفوظ رہ سکیں گے؟۔۔۔ ان لوگوں نے اسے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ وہ ان کے قدموں پر گر گیا، بوسہ لیا اور کہا: اے لوگو! تمہارے افکار بالکل میری طرح ہیں۔ میرے دماغ میں بھی یہی سوال گھوم رہا ہے۔ مجھے اتنا وقت دو کہ میں ان جانوروں کو ان کے مالک تک پہنچا آؤں اور پھر آپ لوگوں کے ساتھ ہو جاؤں گا۔ ان لوگوں نے اس کا انتظار کیا۔ اس نے ان جانوروں کو واپس کیا اور جلدی واپس لوٹ آیا۔ کتے بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی رہا۔ یہودی کھڑا ہوا اور پوچھا: اے علی! اس کتے کا کیا نام تھا؟ اس کا رنگ کیسا تھا؟

امام نے فرمایا: "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہا اور فرمایا: کتے کا نام قطمیر اور اس کا رنگ سفید اور مائل بسیاہ تھا۔ ان جوانوں نے جب کتے کو دیکھا تو یہ فکر کرنے لگے کہ کہیں اس کا بھونکنا ہمارے منصوبہ کو عیاں نہ کر دے۔ اس لئے انہوں نے اس پر پتھر پھینکا۔ لیکن اللہ نے اس کتے کو قوت گویائی عطا کی اور اس نے کہا: مجھ سے خوفزدہ نہ ہوں، میں آپ کو آپ کے دشمنوں سے محفوظ رکھوں گا۔ چرواہا مستقل طور پر چلتا رہا یہاں تک وہ ایک بلند پہاڑ پر جا پہنچے۔ وہاں ایک غار تھی جس کا نام "وصید" تھا۔ غار کے دروازے پر چشمے اور میوہ دار درخت تھے۔ ان لوگوں نے پھل کھائے، پانی پیا اور سو گئے۔ انہوں نے غار کو اپنی پناہ گاہ بنا لیا۔ کتا غار کے دروازے پر اپنا پاؤں لمبا کر کے سو گیا۔ اللہ نے موت کے فرشتوں کو مبعوث کیا۔ اس نے ان لوگوں کی روحوں کو قبض کیا اور ہر ایک کے لئے دو فرشتوں کا انتظام کر دیا۔ وہ ان کے پہلو کو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں جانب بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: "**وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفھم ذات الیمین واذا غربت تقرضھم ذات الشمال**"

اور تم دیکھو گے کہ آفتاب جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار کے داہنے طرف سے کترا کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو بائیں جانب جھک کر نکلتا ہے۔ (سورہ کہف 17)

جب دقیانوس اپنی نشست سے واپس آیا تو اس نے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو اسے بتایا گیا کہ شہر سے کوچ کر گئے ہیں۔ وہ اسی ہزار (80,000) گھڑ سواروں کے ہمراہ روانہ ہو چلا۔ ان لوگوں نے انہیں ہر جگہ تلاش کیا یہاں تک کہ وہ غار تک جا پہنچے۔ جب انہوں نے انہیں دیکھا تو وہ محو خواب تھے۔ اگر میں انہیں سزا دینا چاہتا تو میں انہیں اتنی سزا نہ دیتا جتنی انہوں نے خود اپنے آپ کو دے رکھی ہے۔ اس نے کہا: مستری کو بلایا جائے۔ ان لوگوں نے اس کے دہانے کو پتھر اور چونے سے بند کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ان سے کہو کہ وہ اپنے اس پروردگار سے سوال کریں جو آسمان میں ہے، ان کی حفاظت کرے اور انہیں یہاں سے باہر نکالے۔

حضرت علی نے فرمایا: اے یہودی برادر! وہ حضرات وہاں تین سو نو سال رہے۔ جب اللہ نے انہیں دوبارہ زندہ کرنا چاہا تو اس نے اسرافیل کو ان کی روح لوٹانے کا حکم دیا۔ سو اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ لوگ نیند سے بیدار ہوئے۔ جب سورج طلوع ہوا تو ان میں بعض نے کہا کہ شب میں اپنے پروردگار کی عبادت نہیں کی تھی۔ وہ لوگ اٹھے جبکہ چشمے کا پانی خشک ہو چکا تھا اور درخت مرجھا گئے تھے۔ ان میں سے بعض نے ہمارا معاملہ کتنا عجیب ہے! یہ چشمہ اور ہرے بھرے درخت سب ایک ہی شب میں مرجھا گئے! انہیں بھوک کا احساس ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ کچھ سکے دے کر کسی کو شہر بھیجو وہ دیکھے کہ کون سے کھانا بہتر ہے اور تمہارے لئے رزق کا سامان فراہم کرے اور وہ آہستہ جائے اور کسی کو تمہارے بارے میں خبر تک نہ ہو۔ (سورہ کہف آیت 19)

تملیخا نے کہا کہ کوئی نہیں جائے گا بلکہ میں تمہاری ضروریات کے لئے جاؤں گا۔ اے چرواہے! اپنا لباس مجھے دو۔ چرواہے نے اپنا لباس انہیں دیا اور وہ شہر سے باہر گئے۔ انہیں شہر سے باہر ایک ایسی جگہ نظر آئی جس کو وہ نہیں پہچانتے تھے۔ اور ایسے راہیں دیکھیں جس کا وہ انکار کرنے لگے کہ یہ تو ہم نے نہیں دیکھی تھی۔ شہر

کے دروازے پر پہونچے تو دیکھا کہ وہاں ہرے رنگ کا پرچم لگا ہوا ہے جس پر "لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں اور کہا کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں نا؟ وہ داخل شہر ہوئے یہاں تک ایک نانوائی کی دکان پر جا پہونچے اور اس سے پوچھا: اے نانوائی! تمہارے اس شہر کا کیا نام ہے؟

اس نے جواب دیا: افسوس۔

تملیخا نے کہا: تمہارے بادشاہ کا؟

اس نے کہا: عبد الرحمن۔

انہوں نے کہا کہ یہ لو اور مجھے غذا دیدو۔ نانوائی نے اس درہم کے وزن اور اس کی ساخت پر بہت تعجب کیا۔ یہودی کھڑا ہوا اور پوچھا: اس درہم کا وزن کیا تھا؟

امام نے فرمایا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نانوائی نے کہا: لگتا ہے تمہیں کوئی خزانہ ہاتھ لگا ہے۔

تملیخا نے کہا: نہیں! یہ وہی سکہ ہے جس سے میں تین روز قبل کھجور فروخت کی تھی اور پھر میں دقیانوس کی عبادت کرنے سے فرار اختیار کر گیا۔ نانوائی اس کا ہاتھ پکڑا اور انہیں بادشاہ سلامت کے پاس لے گیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس نوجوان کی کہانی کیا ہے؟

نانوائی نے کہا: اسے خزانہ ہاتھ لگا ہے۔

بادشاہ نے کہا: اے نوجوان ڈرو مت! ہمارے رسول حضرت عیسیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر کسی کو خزانہ مل جائے تو اس کا صرف پانچواں حصہ لیا جائے گا۔ اس لئے تم اس میں سے پانچواں حصہ دیدو اور پھر اپنے فرائض سے آزاد ہو جاؤ۔

تملیخا نے کہا: اے بادشاہ سلامت! میں نے کوئی خزانہ نہیں پایا ہے۔ میں اس شہر کا ایک (عام) آدمی ہوں۔

بادشاہ نے کہا: تم اس شہر کے باشندہ ہو؟

آپ نے کہا: جی ہاں!

بادشاہ نے کہا: کیا تم یہاں کسی شخص کو جانتے ہو؟

آپ نے کہا: ہاں!

بادشاہ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟

آپ نے کہا: میرا نام تملیخا ہے۔

اس نے کہا: مگر اس طرح کے نام تو ہمارے یہاں نہیں ہیں۔

بادشاہ نے کہا: کیا اس شہر میں تمہارا کوئی مکان بھی ہے؟

آپ نے کہا: ہاں!

بادشاہ نے کہا کہ اس سواری پر سوار ہو اور میرے ساتھ چلو۔ بادشاہ سوار ہوا اور اس کے ساتھ چند حکومتی افراد بھی تھے۔ آپ ان لوگوں کو سب بلند و بالا اور عظیم الشان مکان کی طرف لے گئے۔۔۔ اور کہا: یہ رہا میرا مکان! آپ نے دق الباب کیا اور اس گھر سے ایک ضعیف شخص برآمد ہوا۔ وہ اس قدر مسن ہو چکا تھا کہ اس کی بھوویں اس کی آنکھوں کو ڈھانپے ہوئے تھیں۔ اس نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟

بادشاہ نے کہا: یہ جوان ایک عجیب شے کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور مدعی ہے کہ یہ اس کا مکان ہے۔

اس معمر شخص نے آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟

آپ نے کہا: میں تملیخا بن قسطلین ہوں۔ جیسے اس نے آپ کا نام سنا وہ آپ کے قدموں پر جا گرا، قدم بوسی کرنے لگا اور کہا کہ اللہ کی قسم! یہ میرے جد ہیں۔ بادشاہ سلامت! یہ انہیں افراد میں سے ہیں جنہوں نے دقیانوس کے خوف سے فرار اختیار کیا تھا۔ بادشاہ گھوڑے سے اترا اور آپ کو اپنے دوش پر بٹھایا۔ لوگ ان کے ساتھ

پاؤں چومنے لگے۔ اس نے کہا: اے تملیخا! تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں؟ آپ نے غار کا پتہ بتایا۔ ان دنوں اس شہر میں ایک مسلمان اور ایک یہودی بادشاہ تھا۔ دونوں اپنے گھوڑوں پر اپنے گھڑ سواروں کے ہمراہ چل پڑے۔ جب وہ لوگ غار کے قریب پہونچے تو تملیخا نے کہا کہ میں اس بات کا خوف کرتا ہوں کہ کہیں میرے ساتھی گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سن کر خوف زدہ نہ ہو جائیں اور پھر یہ گمان نہ کرنے لگیں کہ بادشاہ دقیانوس ان کی تلاش میں آیا ہے۔ مجھے اجازت اتنا وقت دیں تاکہ میں جاؤں اور انہیں باخبر کر سکوں۔ لوگ وہیں ٹھہر گئے۔ آپ گئے یہاں تک غار میں وارد ہو گئے۔ جب آپ نے ان لوگوں کی طرف دیکھا تو وہ گروہ کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے کہا: تمام تعریفیں اس پروردگار عالم کی جس نے تمہیں دقیانوس کے شر سے نجات دلائی۔۔۔۔

ایک نے کہا کہ تم نے کتنی مدت توقف کیا ہے تو سب نے کہا ایک دن یا اس کا ایک حصہ۔ (سورہ کہف 19)

تملیخا نے کہا: ہم لوگوں نے تین سو نو سال (309) گذار دیا ہے اور دقیانوس اپنے عاقبت کو پہونچ چکا ہے۔ صدیاں گزر چکی ہیں۔ اللہ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے جن کا اسم گرامی "عیسیٰ ابن مریم" ہے۔ بادشاہ اس کے ساتھی ہمارے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا: اے تملیخا! تم چاہتے ہو کہ ہم عالمین کے لئے فتنہ قرار پائیں؟

تملیخا نے کہا: نہیں! لیکن تم لوگ کیا چاہتے ہو؟

ان لوگوں نے کہا: اللہ سے دعا کریں جو کہ رحمن و رحیم ہے وہ ہماری روح کو قبض کر لے۔ انہوں نے دست دعا بلند کیا اور اللہ نے ان کی روحوں کو قبض کر لیا۔ پھر اللہ نے غار کے دہانے کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔

۔۔۔ آخرش! دونوں بادشاہ آئے اور سات روز تک اس غار کا محاصرہ کئے رکھا۔ لیکن غار کا دروازہ نہ پا سکے۔ مسلمان بادشاہ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمارے مذہب پر اس دنیا سے کوچ کیا ہے۔ لہٰذا ہم غار کے دہانے پر ایک مسجد تعمیر کریں گے۔ یہودی نے کہا: نہیں! ان کی زندگی کا اختتام ہمارے مذہب پر ہوا ہے۔ لہٰذا ہم غار کے دہانے پر ایک کنیسہ بنائیں گے۔ دونوں میں آپسی جنگ ہوئی۔ مسلمان بادشاہ کو فتح نصیب ہوئی اور وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی گئی۔

اے یہودی! کیا یہ باتیں تمہاری کتاب توریت سے موافقت کرتی ہیں؟

اس نے کہا: آپ نے حرف بہ حرف سچ بتایا ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی و زیادتی نہیں کی ہے۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

بادشاہ نے کہا کہ اس سواری پر سوار ہو اور میرے ساتھ چلو. بادشاہ سوار ہوا اور اس کے ساتھ چند حکومتی افراد بھی تھے. آپ ان لوگوں کو سب بلند وبالا اور عظیم الشان مکان کی طرلے گئے...اور کہا: یہ رہا میرا مکان! آپ نے دق الباب کیا اور اس گھر سے ایک ضعیف شخص برآمد ہوا. وہ اس قدر مسن ہو چکا تھا کہ اس کی بھوویں اس کی آنکھوں کو ڈھانپے ہوئے تھیں. اس نے کہا: تم کیا چاھتے ہو؟

منشیات کے خلاف جنگ

"یہ نوجوان میرے قیام گاہ میرے عزم میرا ساتھ دو"

میر عترت حیدری

ہمارے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ محققین اور علماء کرام نے بھی منشیات کے برے اثرات پر علمی و مذہبی نقطۂ نظر پر روشنی ڈالی ہیں۔ مولانا ادریس کاندھلوی نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں شراب کے لئے نقصانات کا ذکر کیا ہیں جس کے مطابق نشہ کرنے والے انسان کی عقل بیکار ہو جاتی ہے اور اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے شرابی کی زبان اور اس کے اعضاء اس کے اختیار میں نہیں رہتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے لکھا ہے کہ کہ شراب انسان کے اندر حیوانیت کا جذبہ پیدا کرتا ہے جو پھر باہمی دشمنی اور عداوت کا سبب بنتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک اور حدیث میں فرمایا کہ شراب تمام برے کاموں کی جڑ ہے اور جو شخص اس کو پئے گا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اسی حالت میں مرے گا تو وہ جاہل کی موت مرے گا۔

دنیا بھر میں آج منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اسے اس قدر شوق سے استعمال کیا جا رہا ہے کہ اس میں کمی کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ہندوستان میں منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد کافی زیادہ ہوگئی ہے۔ یہاں بھنگ پینے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے کیوں کہ یہ آسانی سے مل جاتی ہے اور اسے پینے کے لئے تیار کرنا بھی کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ اگر ہم نشہ آور اشیاء کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تاریخ بہت پرانی ہے اور پوری دنیا میں صدیوں سے مختلف نشہ آور اشیاء اور ان کے اجزاء کو سادہ طریقے سے ذہنی قوت اور پھرتی کے حصول کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ آج کل ادویہ سازی کے شعبے میں غیر معمولی ترقی اور نئی ٹیکنالوجی کے طفیل نشہ آور اجزاء کی مدد سے انتہائی طاقتور اشیاء تیار کرنا اب انتہائی آسان ہو چکا ہے اور اس ٹیکنالوجی نے منشیات فروشوں کے مابین رابطے اور زیادہ مزید مستحکم کر دیئے ہیں۔ حکومت منشیات کی فراہمی کی روک تھام کے بڑے بڑے دعوے کر رہی ہے لیکن زمینی سطح پر حکومت کے تمام دعوے ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔ شہر میں تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلاب اور یہاں تک کہ بڑے بڑے دفتروں میں ذمہ دار افسران بھی نشہ کرتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو جب تک منشیات دستیاب ہوگی ان کی تعداد میں یونہی اضافہ ہوتا رہے گا۔ عالمی رہنماؤں کی تیار کردہ ایک رپورٹ کے مطابق منشیات کے خلاف عالمی جنگ ناکام ہو چکی ہیں۔ اس رپورٹ میں اقوام متحدہ کے تخمینہ کا حوالہ دیا گیا ہے جس کے مطابق 1998 سے اب تک دنیا بھر میں نشیلی اشیاء استعمال کرنے والوں کی تعداد میں 37 فیصد اضافہ ہوا ہے جو روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اس رپورٹ میں ایسی حکومتوں کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا جو یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ منشیات کے خلاف جنگ موثر ہے۔ رپورٹ کے مطابق سیاسی اور عوامی رہنماؤں میں اتنی جرأت ہی نہیں کہ وہ ان باتوں کو عوامی سطح پر بھی تسلیم کریں جن باتوں کا وہ نجی محفلوں میں اعتراف کرتے ہیں۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 20 کروڑ سے زائد افراد منشیات کی زد میں ہیں اور ہر سال 10 لاکھ سے زائد افراد شراب کے استعمال سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں جس میں دیگر نشہ آور ادویہ اور مختلف اقسام کے عادی افراد کی تعداد الگ ہے۔

منشیات کے استعمال سے جسمانی تکالیف ہی نہیں بلکہ ذہنی صحت کے حوالے سے بھی کئی مسائل جنم لے رہے ہیں اس لئے ہمارے لئے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ایک عام شخص نشے جیسی گھناؤنی لت میں کیوں اور کیسے گرفتار ہو جاتا ہیں؟ اس سلسلے میں مختلف ماہرین نے نشے کی لت میں مبتلا افراد کا جائزہ لیا جس کے مطابق ایسے افراد جن کے نزدیک زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہوتا، جو افراد زندگی کی راہ میں درپیش رکاوٹوں سے جلدی گھبرا جاتے ہیں اور مشکلات کا مقابلہ نہیں کر پاتے وہ افراد زندگی کی پریشانیوں سے گھبرا کر جلدی منشیات کے جنگل میں پھنس جاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ جو حیوانوں کی سی زندگی گزارتے ہیں، وہ لوگ جو زندگی کی ناپسندیدگی اور تلخ حقیقتوں کا سامنا نہیں کر سکتے ایسے ہی افراد نشے کا سہارا لیتے ہیں۔ تاہم بے روزگاری بھی ایک اہم اور بنیادی سبب ہے جس کے باعث نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد اس لعنت میں مبتلا ہو رہی ہے۔ نشے کے استعمال کے اثرات بہت برے اور گہرے ہے جس کے باعث پورا خاندان متاثر ہوتا ہے۔ نشے کی حالت میں انسانی جان اور عزت و آبرو کی بھی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی، جنسی جرائم کے زیادہ تر معاملوں میں بھی نشیلی چیزوں کا استعمال ایک بہت بڑا سبب مانا جاتا ہے۔ نشے میں مبتلا افراد جب شام کو گھر واپس آتے ہیں تو نہ وہ محفل میں بیٹھنے کے قابل رہتے ہے اور نہ ہی وہ ہوش میں رہ کر کوئی بات کر سکتے ہے جس وجہ سے ان کے رویئے سے پورا خاندان متاثر ہو جاتا ہیں۔ نشے کے عادی افراد شیطان کے مکروہ پنجوں میں اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ شیطان ہر برائی میں ان کی رہنمائی کر رہا ہے، ہر خیر سے انہیں روک رہا ہے اور انسانیت سسکیاں لے رہی ہے۔ اس نشے میں انسان کہیں کسی کو قتل کر رہا ہے، کہیں رشتوں کا تقدس پامال کر رہا ہے تو کبھی کسی کی چوری چکاری اور آبروریزی بھی کر رہا ہے۔ بعض جگہوں پر نوجوان لڑکے نشے کی عادت کو بطور فیشن اپنا رہے ہے اور پھر آہستہ آہستہ نشے سے انہیں پیار ہو جاتا ہے جس کے بعد گھر بار حتیٰ کہ خود اپنی ذات اور زندگی سے بھی ایسے نوجوان لاپرواہی اختیار کر لیتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق نشہ آور اشیاء کا مستقل استعمال انسان کے دماغ میں موجود عصبی خلیات وغیرہ سے تباہ کر دیتا ہے۔ منشیات کا استعمال کسی کو وقتی طور پر ذہنی سکون اور خوشی دے دیتا ہو لیکن اس کا مسلسل استعمال انسان کے لئے انتہائی مہلک زہر کی طرح ثابت ہوتا ہے جو اس کو جیتے جی مار رہا ہوتا ہے۔ نشہ کرنے والا شخص اپنے نشے کی خاطر اپنا کاروبار اور صحت سب کچھ تباہ کر دیتا ہیں انہیں ڈپریشن بھی ہو جاتا ہے بلکہ یہ عام طور پر ڈپریشن میں ہی رہتے ہیں۔ دوسری طرف اگر منشیات کی دستیابی آسان ہو جائے تو عوام کو محفوظ اور صحت مند رکھنا زیادہ مشکل ہوگا۔ اس وقت سرکاری مشینریوں کی مدد سے منشیات فروش جہاں چاہتے ہیں اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی مقدار میں منشیات پہنچا دیتے ہیں جو اس بات کی گواہ ہے کہ حکومت نوجوان نسل کو اس وباء میں دھکیلنے کے لئے خود ذمہ دار ہے۔ اس لئے اصل مجرم وہ حکومتی افسران ہے جو اس کی اسمگلنگ اور کاروبار کرنے والوں کے خلاف کوئی کاروائی کرنے سے قاصر ہے۔ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر ہر سال منشیات کی روک تھام اور اسکی غیر قانونی اسمگلنگ کا عالمی دن بھی منایا جاتا ہے تو منشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت کا خاتمہ اب تک ممکن کیوں نہ ہو سکا؟ اگر دنیا کے ہر ملک میں منشیات اور اس کا کاروبار کرنا ایک سنگین جرم مانا جاتا ہے تو پھر حکومتیں اس وباء کو ختم کرنے میں آج تک ناکام کیوں ہیں؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ منشیات کی روک تھام کے لئے ہم سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اگر حکومتی سطح پر یہ کام نہیں ہو سکتا تو ہم اتحاد کے ذریعے اجتماعی طور پر اس کی غیر قانونی روک تھام کے لئے حکومتوں کو گھیرے میں لے سکتے ہیں۔ اس حوالے سے کشمیر میں ایک فلم بھی بنی تھی جو "کشمیر ڈیلی" کے نام سے پوری دنیا میں مشہور ہوگئی اور اس فلم کو پوری دنیا میں اس وجہ سے کافی سراہنا بھی ملی تھی کیوں کہ ایک تو یہ کشمیر کی تاریخ میں پہلی فلم بنی تھی جو کشمیری اور اردو زبان میں بڑے پردے پر دکھائی گئی تھی اور دوسرا یہ کہ اس فلم کے ذریعے وہ سب کچھ واضح ہو گیا تھا جس کے ذریعے ایک نوجوان منشیات کے سنگین جرم میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہ فلم کشمیر کے ایک ہونہار نوجوان حسین خان نے ڈائریکٹ کی تھی جو اب جلد ہی پورے ہندوستان کے سینما گھروں میں دکھائی جائے گی اسی طرح الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا بھی منشیات سے ہونے والی تباہی کو واضح کر کے قوم کے نوجوانوں کو بچانے کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کر سکتا ہیں۔ اس کے علاوہ منشیات سے متعلق مضامین نگاروں اور مزاحیہ کو اخبارات میں جگہ دیں تاکہ لوگ اس کا مطالعہ کر کے نہ صرف اپنے آس پاس کے ماحول کو بچا سکے بلکہ اس میں گرفتار نوجوانوں کے لئے بھی اجتماعی طور پر کام کر سکتے ہیں۔

والسلام!

مقالہ نگار باغوان پورہ لال بازار سری نگر کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔
رابطہ 9906958038

اصحاب کہف :ایک ایمان افروز داستان

یھودی نے سوال کیا کہ وہ تاج کیساتھا؟امام علیؑ نے جواب دیا:وہ جالی دار سونے سے ڈھلاھوا تھا.اس میں نو ستون تھےاور ھر ستون میں ایک بھت ھی چکمدار موتی تھا.وہ ایسے چمکتاتھا جیسے سیاہ شب میں کوئی شے چمکتی ھو.ھراقلہ کے پاس پچاس غلام تھے جو لال کا رنگ کا کمخواب و زربھت اور ھرے رنگ کا اسکرٹ کمخواب زیب تن کئے ھوتیتھے.وہ تاج ،چوڑیاں اور پازیب پھنے ھوئے ھوتے تھے.ان کے پاس شاھی عصاھوتااور وہ بادشاہ کے قریب کھڑی رھتے.اس نے چھ (عقلمند)غلام کو وزیر بنایا جس میں سے تین دائیں اور تین بائیں طرف کھڑے رھتے.

ترجمہ:عظمت علی

ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب عمر کی خلافت کے دور میں یہودیوں کے عالم کا ایک گروہ آیا۔۔۔۔ اور حضرت علی نے فرمایا: سوال کرو۔ انہوں نے کہا: ہمیں اس قوم کے بارے میں بتائیں کہ جن کو اللہ نے تین سو نو سال بعد دوبارہ زندہ کیا تھا۔ آپ نے سورہ کہف کی تلاوت سے آغاز کلام کرنا چاہتے تھے کہ ان کے عالم نے کہا: ہم نے نہ جانے کتنی بار آپ کے اس قرآن کو سنا ہے۔ اگر آپ ان کے بارے میں جانتے ہیں تو ان کا قصہ، ان کی تعداد، کتے، غار، بادشاہ اور شہر کے نام بتائیں۔ آپ نے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" کہا اور فرمایا: اے یہودی برادر! حضرت محمد مصطفی (ص) نے مجھے خبر دی ہے کہ سرزمین روم پر ایک شہر تھا جس کا افسوس تھا۔ وہاں کا بادشاہ نیک اور صالح شخص تھا۔ جب ان کے بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو لوگوں میں افراتفری مچ گئی۔ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ دقیانوس تھا، اس نے اس اختلاف کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک لاکھ آدمیوں کے ساتھ اس شہر میں داخل ہوا اور اسے اپنا دارالسلطنت بنا لیا۔ وہاں ایک قصر بنایا جس کی لمبائی اور چوڑائی ایک فرسخ تھی۔ اس میں چار ہزار سونے کے ستون سونے کی ہزار قندیلیں تھیں جن کی زنجیریں چاندی کی تھیں۔ وہاں خوشبودار تیل جلایا جاتا۔ مشرقی اور مغربی حصہ میں ایک سو اسی کھڑکیاں تھیں۔ طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک وہ محل روشن رہتا تھا۔ وہاں اسی ہاتھ لمبا اور اسی ہاتھ چوڑا سونے کا تخت تھا۔ جس میں چاندی اور جواہرات لگے ہوئے تھے اور اس کے اوپر ایک تکیہ تھا۔ تخت کے دائیں اور بائیں جانب اسی کرسیاں تھیں جو ہر سے زبرجد سے مزین تھیں۔ اس پر بطارقہ بیٹھتا تھا۔ اس کے بائیں جانب اسی چاندی کی کرسیاں تھیں جو یا لال قیمت سے مزین تھیں۔ اس پر ہراقلہ بیٹھتا تھا۔ تخت بلند ہوتا تھا اور بادشاہ کے سر کی زینت بن جایا کرتا تھا۔

یہودی نے سوال کیا: وہ تاج کیسا تھا؟

امام نے جواب دیا: وہ جالی دار سونے سے ڈھلا ہوا تھا۔ اس میں نو ستون تھے اور ہر ستون میں ایک بہت ہی چکمدار موتی تھا۔ وہ ایسے چمکتا تھا جیسے سیاہ شب میں کوئی شے چمکتی ہو۔ ہراقلہ کے پاس پچاس غلام تھے جو لال کا رنگ کا کمخواب و زربہت اور ہرے رنگ کا اسکرٹ کمخواب زیب تن کئے ہوتے تھے۔ وہ تاج، چوڑیاں اور پازیب پہنے ہوئے ہوتے تھے۔ ان کے پاس شاہی عصا ہوتا اور وہ بادشاہ کے قریب کھڑے رہتے۔ اس نے چھ (عقلمند) غلام کو وزیر بنایا جس میں سے تین دائیں اور تین بائیں طرف کھڑے رہتے۔

یہودی نے کہا: ان کے نام کیا تھے؟

امام نے فرمایا: دائیں جانب والے کے نام تملیخا، مکسلمینا اور میشلینا تھے۔ اور جو ان کے بائیں جانب کھڑے ہوتے ان کے نام امرنوس، دیرنوس اور شاذریوس تھے۔ وہ ان چھ افراد سے ہر کام میں مشورہ لیا کرتا تھا۔ وہ ہر روز اپنے محل کے صحن میں بیٹھتا جبکہ اس کے دائیں جانب بطارقہ اور بائیں جانب ہراقلہ ہوتے تھے۔ تین غلام وارد ہوتے۔ ایک ہاتھ میں سونے کا جام ہوتا جو کہ مشک سے پر ہوتا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں چاندی کا جام رہتا جو گلاب کے پانی سے پر رہتا تھا۔ اور تیسرے کے ہاتھ میں ایک لال رنگ کی چونچ والی سفید چڑیا ہوتی۔ جب وہ بادشاہ اس چڑیا کی طرف نگاہ کرتا اور پکارتا تو وہ گلاب کے عرق کے جام میں غوطہ زنی کر کے اسے اپنی چونچ میں لیتی۔ اس کے بعد وہ جام مشک میں غوطہ زنی کرتی، اس سے کچھ حصہ لیتی، جب بادشاہ دوبارہ آواز لگاتا تو وہ اس کے تاج پر آ کر اڑتی اور اپنے بال و پر کی تمام تر اشیاء کو اس کے سر پر بکھیر دیتی اور جب بادشاہ اس منظر کو دیکھتا تو اس کا دل باغ باغ ہو جاتا۔ اسی سبب سے اس نے اللہ کے علاوہ اپنے خدا ہونے کا دعوی کیا۔ جو شخص اس کی اطاعت کرتا اسے عزت او رلباس سے نوازا جاتا۔ جو اس کے حکم سے سرپیچی کرتا اسے قتل کر دیا جاتا۔۔۔۔ ہر برس وہ ایک نشست کو منعقد کرتے۔ ایک روز مہمان نوازی کے وقت ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا کہ فارس کا لشکر ان پر غلبہ پا چکا ہے جبکہ اس کے دائیں جانب بطارقہ کے آدمی اور اس کے بائیں جانب ہراقلہ کے آدمی موجود تھے۔ اس خبر سے وہ بہت مغموم ہوا۔ یہاں تک اس کے سر کا تاج نیچے گر گیا۔ ان تینوں میں سے جو کہ ان کے دائیں جانب تھے ان میں سے ایک کا نام تملیخا تھا۔ وہ ایک جوان شخص تھا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر دقیانوس خدا ہوتا تو وہ اس خبر سے اس قدر رنجیدہ خاطر نہ ہوتا۔ وہ نہ پیشاب کرتا، نہ جھپکی لیتا اور نہ ہی سوتا۔ اس کے افعال خدا کے افعال میں سے نہیں ہیں۔ یہ چھ لوگ ایک دوسرے کو اپنے گھر دعوت کرتے تھے۔ اس روز ان لوگوں کی تملیخا کے گھر پر دعوت تھی۔ اس نے چند غذائیں چن رکھی تھیں۔ اس نے ان سے کہا: اے بھائیوں! میرے دل میں کچھ ایسی چیز پیدا ہوئی جس نے میرے کھانے پینے اور سونے کو چھین لیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا: اے تملیخا! وہ کیا ہے؟

اس نے کہا: میں نے ایک لمبی مدت تک اس آسمان کے بارے میں غور و فکر کیا اور خود سے کہا کہ اس آسمان کو ایک محفوظ چھت کی شکل کس نے دی ہے جبکہ نہ اس کے اوپر سے کوئی شے وابستہ ہے اور نہ ہی نیچے سے کوئی ستون جڑا ہوا ہے؟ کس نے اس آسمان میں چاند سورج جیسی دو تابناک نشانیاں بنائی ہیں؟ کس نے اسے ستاروں سے آراستہ کیا ہے؟ میں نے اس زمین کے بارے میں ایک طولانی مدت تک غور و فکر کیا کہ اسے کس نے چھلکتے ہوئے سمندر پر بچھایا؟ کس نے اسے اس قدر بلند پہاڑوں کے ساتھ وہاں رکھا ہے کہ وہ ہلتی تک نہیں؟ میں نے خود اپنے سلسلے میں غور و فکر کیا کہ کس نے مجھے شکم مادر سے برآمد کیا؟ کس نے غذا پہنچائی اور کس نے پرورش کی؟

یقیناً ان تمام اشیاء کا دقیانوس کے علاوہ کوئی اور خدا ہے۔ وہ ان میں سے نہیں بلکہ بادشاہوں میں سے ایک ہے۔ وہ آسمانوں میں بڑی طاقت رکھتا ہے۔ وہ لوگ اس کے قدموں پر گر پڑے، بوسہ لیا اور کہا کہ اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعہ ہدایت کی ہے لہذا آپ ہمیں مفید مشوروں سے نوازیں۔ تملیخا اپنی باغ میں گیا اور تین سو درہم کی کھجور فروخت کی اور اس دولت کو اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ وہ لوگ اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور شہر سے باہر نکل گئے۔

(جاری صفحہ 2 پر)

منشیات کی لت میں عادی نوجوان کو نجات دلانا ہم سب کی دینی اور اخلاقی ذمہ داری

ریاست جموں وکشمیر میں منشیات کی وباء تیزی سے پھیل رہی ہے۔ ہر دن پولیس کی جانب سے منشیات سمگلروں کو پکڑے جانے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں اور المیہ تو یہ ہے کہ کشمیر سے کٹھوعہ تک پوری ریاست اس وباء کی لپیٹ میں آچکی ہے۔ گو پولیس کا دعویٰ ہے کہ وہ منشیات مخالف مہم میں سرگرم ہے تاہم زمینی صورتحال یہ ہے کہ ریاست منشیات کے خرید و فروخت کی پسندیدہ جگہ بن چکی ہے۔ "ولایت ٹائمز" نے "کشمیر اعظمیٰ" سے نقل کیا ہے کہ جہاں تک ہماری وادی کشمیر کا تعلق ہے تو یہ بات بالخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ چند برس قبل تک کشمیری سماج اس قباحت سے مکمل طور نا آشنا تھا بلکہ یہاں تمباکو کو چھوڑ کر دیگر انواع کے نشوں کے بارے میں سوچنا اور بات کرنا بھی گناہ عظیم تصور کیا جاتا تھا تاہم اب وہ صورتحال نہیں رہی ہے۔ چنیوں کو تو دہائیوں قبل اس لت سے نجات مل گئی تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر اس دلدل میں پھنستے ہی جا رہا ہے اور یہاں ہر گزرنے والے سال کے ساتھ ساتھ نہ صرف منشیات کا کاروبار میں فروغ پا جا رہا ہے بلکہ منشیات کے عادی افراد کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق 16 سے 30 برس کے درمیانی عمروں کے لوگ اس خباثت کی طرف زیادہ آسانی سے راغب ہوتے ہیں۔ ایک حالیہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیر میں تقریباً 3.8 فیصد آبادی افیم اور افیم سے وابستہ نشے کی عادی ہے، جو انتہائی بڑی تعداد ہے۔ اس معاملے میں کشمیر نے ایران کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، جہاں کل آبادی کے 2.6 فیصد لوگ افیم اور اس سے وابستہ نشہ آور چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ کشمیر کی کل آبادی کا دو فیصد لوگ بھنگ استعمال کرتے ہیں جبکہ 1.07 فیصد آبادی Benzodiazepines استعمال کرتی ہے اور 0.7 فیصد لوگ شراب نوشی میں ملوث ہیں۔ اسی طرح 24.5 فیصد لوگ سگریٹ نوشی کے عادی ہیں جبکہ 10.63 فیصد لوگ سگریٹ نوشی کے دوسرے متبادلات استعمال کرتے ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ افیم کی مختلف اشکال کے استعمال میں کئی سو گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ 1980 میں 9.5 فیصد آبادی افیم اور اس سے وابستہ اشیاء کا نشہ کرتی تھی، لیکن 2002 تک منشیات سے نجات حاصل کرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 73.1 فیصد ہو گئی ہے۔ 1980 کے دوران تک ہیروئن اور دوسری سخت نشہ آور چیزیں مشکل سے آیا کرتی تھیں، لیکن 1990 کے بعد ریاست ہیروئن اور اس سے وابستہ اشیاء کی اسمگلنگ کا بین الاقوامی ٹرانزٹ پوائنٹ بن رہی ہے۔ ایک مقامی رضاکار تنظیم CAUSE کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق کشمیر میں منشیات کی وباء طوفان کی رفتار سے بڑھ رہی ہے اور تشویشناک امر یہ ہے کہ چھوٹے بچے اور نوجوان اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ ادارہ کی پائلٹ سٹیڈی میں کہا گیا ہے کہ 22 فیصد گریجویٹ، 6 فیصد پوسٹ گریجویٹ اور 2 فیصد پی ایچ ڈی ڈگری یافتہ نوجوان منشیات کی لت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ سب کچھ سرکاری حکام کی ناک کے نیچے کیسے ہوتا ہے؟ بھنگ، پاپی اور ایسی دوسری نشہ آور فصلیں این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 کی دفعہ 18 کے تحت ایک قابل سزا جرم ہے اور اس کیلئے مجرم کو 10 سال قید با مشقت اور ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ ہو سکتا ہے۔ ایسی منشیات کو خریدنا اور فروخت کرنا بھی اس قانون کی دفعہ 15 کے تحت جرم ہے۔ مرکزی حکومت کے ذریعے پاس کئے گئے اس قانون کو ریاستی حکومتیں اپنی زمینی حقائق کی بنیاد پر نافذ کرتی ہیں۔ اگرچہ اس قانون کی دفعہ 10 ریاستی حکومت کو اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ وہ افیم، پاپی کے پودوں اور دواؤں میں استعمال ہونے والی افیم اور بھنگ کی کھیتی کی بین الریاستی حرکت پر روک لگا سکتے اور اسے ضبط کر سکتے ہیں تاہم عملی طور ایسا کچھ ہوتا دکھائی نہیں دیتا ہے بلکہ اگر حق گوئی سے کام لیا جائے تو حکومتی سطح پر صرف کاغذی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں جبکہ عملی سطح پر کچھ کام نہیں ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں ہماری نوجوان نسل اس دلدل میں پھنستی ہی چلی جا رہی ہے اور اگر یہی رجحان جاری رہا تو کشمیری سماج کے مستقبل کے بارے میں کچھ وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اگر افیم زدہ چینی قوم، جو جاپانی راج کے زیر تسلط اس میں غرق ہو گئی تھی، اس غلاظت سے نجات پا سکتی ہے تو ماضی قریب تک اس لعنت سے نا مانوس کشمیری قوم کیوں نشے کے سمندر میں غرق ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا ارباب حل و عقد اور اہل دانش کو جواب ڈھونڈنا پڑے گا ورنہ یہی کہا جائے گا کہ ارباب اقتدار کشمیریوں کی بربادی کا تماشا دیکھنے پر تلے ہوئے ہیں جو کسی صدمہ عظیم سے کم نہ ہوگا۔

تعلیم ادھوری چھوڑ کر کرکٹ کے میدان میں کشمیری جوان کی بیرون ریاستوں میں شاندار کارکردگی

پلوامہ /کشمیر/ دہلی، جموں، پنجاب، مہاراشٹرا، نیپال کے کرکٹ ٹورنامنٹوں میں رتنی پورہ پلوامہ سے تعلق رکھنے والے سید عادل گیلانی نے اپنی صلاحیتوں کو نکھارتے ہوئے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی بڑے بڑے میڈلز حاصل کیے ہیں۔ ان کے گھر والوں کا خواب ہے کہ وہ کرکٹ میں آگے جائے اور کہا کہ آگے کے لیے قدم قدم پر حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔

نمائندے کے مطابق ضلع پلوامہ سے 8 کلومیٹر دور ایک خوبصورت گاؤں رتنی پورہ علاقے سے تعلق رکھنے والے نوجوان کرکٹر سید عادل گیلانی جس کو کرکٹ سے کافی لگاؤ ہے نے وادی کے باہر دہلی، جموں، پنجاب اور وادی میں کئی کرکٹ ٹورنامنٹوں میں شرکت کر کے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی میڈلز حاصل کیے ہیں۔ نمائندے کے ساتھ ایک انٹرویو میں سید عادل گیلانی نے کہا کہ وہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور چھوٹی عمر سے ہی کرکٹ کھیلنے کا شوق پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کئی نامور کرکٹ کلبوں سے بطور ایک کھلاڑی کھیل چکا ہوں اور آجکل بابا الدین سرینگر اور کامران انٹر کلب سے کھیل رہا ہوں۔ عادل احمد نے مزید کہا کہ مجھے وادی کے باہر بھی کھیلنے کا موقع ملا ہے اور بہت ہی اچھا لگتا ہے جب وادی کے باہر کھیلنے کا موقع ملتا ہے جسے ایک دوسرے کے ساتھ جان پہچان بڑھتی ہے۔ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ انہوں نے تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر کرکٹ کو ترجیح دی۔ عادل کا کہنا ہے کہ وہ کرکٹ میں آگے جانا چاہتے ہیں۔ ادھر عادل کے والدین نے نمائندے کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس بات کا کافی دکھ ہے کہ ان کے بیٹے نے تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر کرکٹ کو ترجیح دی۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایک ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی اولاد پڑھ لکھ کر اپنی زندگی کو سنوار سکے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے بیٹے نے کرکٹ کو ہی ترجیح دی۔ بیٹے کی ضد کے آگے کیا کر سکتے ہیں، جناب وہاں کے مستقبل کے لیے فکر مند ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بیٹے کو کرکٹ میں آگے موقع ملنا چاہیے تاکہ وہ اپنے فن کا مظاہرہ کر سکے۔ انہوں نے جموں و کشمیر سپورٹس اکیڈمی اور سپورٹس سیکریٹری سے مودبانہ اپیل کی ہے کہ عادل جیسے کرکٹ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کریں اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع دیں۔

بانڈی پورہ میں منشیات کے خلاف پولیس کی مہم

سرینگر/منشیات کے خلاف بانڈی پورہ پولیس نے اپنی جنگ جاری رکھتے ہوئے کنزمان اور دیگر علاقوں سے دو ڈرگ اسمگلروں کو گرفتار کر کے ان کے تحویل سے چرس ضبط کر لی۔ منشیات کے خلاف بانڈی پورہ پولیس نے ایس ایس پی شیخ ذوالفقار آزاد کی ہدایات پر اپنی جنگ جاری رکھتے ہوئے ایس ڈی پی او سمبل جناب شیخ طاہر امین کی صدارت میں ایس ایچ او سمبل جناب محبوب بانڈی کے ہمراہ پولیس پارٹی نے مصدقہ اطلاع ملنے پر کنزمان علاقے میں چھاپہ مار کر ایک ڈرگ اسمگلر کو گرفتار کر کے اس کے تحویل سے ایک کلو پانچ سو گرام چرس ضبط کر لی۔ پولیس نے کیس زیر نمبر 159/2017،8/20NDPS act اندراج کر کے تحقیقات شروع کی۔ منشیات کے خلاف ایک اور کارروائی میں بانڈی پورہ پولیس نے جس کے زیر ایک ناکے کے دوران ایک ڈرگ اسمگلر کو گرفتار کر کے اس کے تحویل سے 155 گرام چرس ضبط کر لی۔ پولیس نے کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے

A Short biography of Grand Imam of Al-Azhar University Egypt Muhammad Ahmed al-Tayeb

Famous Sunni Cleric has strongly come out against the practice of takfirism, declaring a Muslim an apostate, which is used by Islamic State to "judge and accuse anyone who doesn't tow their line with apostasy and outside the realm of the faith" and declares "jihad on peaceful Muslims" by using "flawed interpretations of some Qur'anic texts, the prophet's Sunna, and the Imams' views.

Born in 1946 in the Egyptian Province of Qena, Ahmed Muhammad Ahmed al-Tayeb is descended from Imam Hasan (PBUH). To forward his education, he went to al-Azhar University, and got his bachelor's degree in the field of Islamic Philosophy in 1969.Al-Tayeb holds a Ph. D in Islamic philosophy from the Paris-Sorbonne University, and has been president of Al-Azhar University since 2003. Between 2002 and 2003, el-Tayeb served as Grand Mufti of Egypt. Al-Tayeb is a hereditary Sufi shaykh from Upper Egypt and has expressed support for a global Sufi league. Ahmed Muhammad Ahmed al-Tayeb is the current Grand Imam of al-Azhar and former president of al-Azhar University. He was appointed by the Egyptian President, Hosni Mubarak, following the death of Muhammad Sayyid Tantawy in 2010.

Ahmed al-Tayeb is considered to be one of the most moderate Sunni clerics in Egypt who always places stress on the necessity of refraining from extremism and prejudice; he prefers moderation and holds it the best way to understand the divine religion of Islam.

The Grand Imam of al-Azhar sternly warns of negative consequences of dispersion and sectarian in the World of Islam; in his term, "braving the foresaid problem is placed high on agenda in al Azhar University."

The religious cleric always places accentuation on the necessity of respecting to other religions and principles. To him, the differences among Islamic denominations are so small as to not be worth arguing about.

In recent years, there have arisen a demand for promoting rapprochement and unity among Muslim nations; in this regard, Ahmed al-Tayeb urged Muslims to do their very utmost in this area. To him, Al-Azhar was always active in promoting unity and rapprochement among Muslim nations. Grand Imam of al-Azhar places emphasis on the necessity of making a clean break with old disputations; inasmuch as, Muslims have just got to accept it that by highlighting disputations, they have eased the way for enemies to advance their willful objectives.

On account of attempts made by the leading clerics like Ahmed Muhammad Ahmed al-Tayeb Muslim nations are fairly aware of the fallouts of dispersion. They internalized the idea that it is no use highlighting the standing minor differences; thereupon, Muslims owe it to their leaders to do their very utmost to get united.

Ahmed Muhammad Ahmed al-Tayeb compiled different books, providing the way for Muslim nations to gain knowledge in religious and philosophical books. "Reviewing the philosophy of Abu Barakat Baghdadi" and "Research on Islamic Culture" are two works penned by the Egyptian cleric.

Ahmed al-Tayeb's Stance against Extremist Groups

Ahmed al-Tayeb has strongly condemned the measure perpetrated by DAESH noting the extremist group is acting "under the guise of this holy religion and have given themselves the name 'Islamic State' in an attempt to export their false Islam."Tayeb has strongly come out against the practice of takfirism, declaring a Muslim an apostate, which is used by Islamic State to "judge and accuse anyone who doesn't tow their line with apostasy and outside the realm of the faith" and declares "jihad on peaceful Muslims" by using "flawed interpretations of some Qur'anic texts, the prophet's Sunna, and the Imams' views.

Kangri:Unique and traditional Culture of Kashmir

Kifayat Hussainee

Kashmir is one of the most unique and beautiful parts of the world. No matter what season it is Kashmir has its own charm and beauty. As the winters approach Kashmir presents a different look which certainly has its due share of beauty and magnificence. There are aspects that upholds unique tradition and culture of Kashmir, one of them is the Kangri!

Kangri is an earthen pot woven around with wicker filled with hot embers used by Kashmiris and beneath their traditional clothing to keep the chill at bay, which is also regarded as a work of art. Even in the times of science and technology where latest and novel innovation have been attempted to replace Kangri, kangri continues to be the most inexpensive and effective source of keep individuals warm during the chilly winters.

Kangri is an indispensable winter accessory for a common Kashmiri. Kangri is not just a tool used for warmth during winters, it has its legacy and represents the rich and exquisite culture of Kashmir.

Kangri has its importance and traditional backgrounds.

This Kashmiri proverb "What Laila was on Majnun's bosom (Legendary Lovers), so is the Kanger to a Kashmiri", sums up the relationship between a Kashmiri and the Kanger and its cultural importance, which is also shown by this verse

Ai Kangri! Ai Kangri!
Qurban tu Hour wu Peri!
Chun Dur Bughul Mi Girimut
Durd az Dil mi buree.
(Oh, kangri! oh, kangri!
You are the gift of Houris and Fairies;
When I take you under my arm
You drive fear from my heart.)

In winter it is almost impossible to get Kangri from someone who has it, in fact true love is sharing Kangri "Josh" with someone special.

Read & Recommend

WILAYAT TIMES

is available at all leading news agencies of Kashmir and online readers can visit
www.wilayattimes.com

Come forward and be the Part of this Great Mission to serve Islam and Humanity.

Al-Quds; the forever Identity of Muslims

Irshad Hussain

There is one place in the world where the mothers are rolling down their tears day in and day out. This is the place where the blood of humans is valueless. This is the place where defenseless people resisting the oppressive moves of oppressors. This the place where bombing killing, tortures nocturnal raids are daily routine. This is the place where all oppressive tactics are being used to muzzle the voices of people. This is not Bahrain, not Yemen not Iraq, not Syria not Rohingiya, this another like Kashmir which is called as Palestine. The Palestine was illegally occupied by Zionists in the war 1967. Since than the unarmed people of have been facing unlimited oppression from Zionist regime. The issue of Palestine always remain (Kaable Behas) moot point in security council and has not been resolved yet. Tens and thousands have been killed by Zionist regime. If its bleeding in today's world its because of miserable failure of Arab league. It is said that (IMA) Islamic Military alliance the alliance of 41 Islamic countries except Iran is led by Saudi Arabia. "Its strategy is to work out for the betterment of Muslim Ummah". But Alas ! It is acting as mute spectator while Muslim world is bleeding in broad daylight. As 128 Member states of United Nation rejected the US plan of recognizing Jerusalem as capital of Israel but the Islamic Military alliance remained dead and dumb on said decision. It has not showed any concern over this grave issue which has hurt the sentiments of millions of Muslims. Killing innocents in Yemen is not the teachings of Prophet of Islam, as this is way of Zionists and its counterpart. Saudi regime should learn a lesson from trump's move over Jerusalem which has set whole world on fire.

Jerusalem Al Quds is the eternal identity of Muslims and it cannot be changed as the capital of Israel. Trump's move Al Quds as the capital of Israel was rejected but the need of the hour is to unite for the liberation of Palestine.There is no let-up in killings and anti US and Israel demonstrations in Palestine and across length and breadth of the world. The Trump's move faced wide spread condemnations throughout world. Right now Muslim nations should stay strong and united in their stands particularly Saudi regime and show a strong resentment against this anti Muslim move across globe. As recently the President of Iran has offered a welcome offer to Riyadh that shun their ties with Israel and we would embrace you. Saudi regime should break its dead relations and say good by to the Israel which had massacred a numbers of Muslims in Palestine. Its time to follow the (Zabardast Hikmat Amli) high wire strategy of Founder of Islamic Revolution Ayatollah Syed Rohullah Khomeini, against the state of Israel all the Muslim nations would pour a one bucket of water towards Israel there will be a flood and it will be washed away from the pages of history". Here Imam Khomeini highlighted the importance of Unity as Quran too highlighted. Muslim nations should continue to express resentment against this trump's move till trump's administration backed its anti Muslim announcement of Jerusalem as the capital of Israel. All global institutions should break their criminal silences and put a tremendous pressure on trump's administration so that peace and harmony prevails across length and breadth of the world.

Why Takfiri Groups like ISIS were Created?

The inaugural generation of this group were Mujahideen and second were fundamentalists, the third were Taliban and the fourth were Al-qaeda and fifth was ISIS. They went through these phases and all this happened through the sponsorship of US & Israel with the support of Al Sauds.

IRFAN HUSSAIN
DEJI MALIK GUND BUDGAM

As the whole world had witnessed the destruction in Yemen,Syria & Iraq which was barbaric and have done tremendous bloodshed whose last face was ISIS. The barbaric group/army was created in Afghanistan. The inaugural generation of this group were Mujahideen and second were fundamentalists, the third were Taliban and the fourth were Al-qaeda and fifth was ISIS. They went through these phases and all this happened through the sponsorship of US & Israel with the support of Al Sauds. Every kid knows this Saudi is behind them but only Pakistani politicians are aware of this fact but they do not express it openly.Many Muslim nations funded terror groups to destabilize peace in other Muslim countries. They were successful making this takfiri force but it went out of control and they don't know how to control this army now. They create and nurture but did not control over this group/army.

Bandar bin sultan who was one of the biggest Architect of this plot and made his own plan that this force will announce Khilafat and his empower ship. But he was deceived by Abu baker Baghdadi who had promised Bandar bin sultan to do all this for him but he himself had his own ideas about Khilafat. The establishment of this force was also necessary to break the spine of Islamic culture which is Shiite not the customary, ritualistic Shiite whom they don't oppose. The only objective and target of takfiri forces was to break back of Shiite whose centre was in Iran and it's strong back was Lebanon. Lebanon was indirectly connected with Iran through Syria because Lebanon has no direct access to Iran. In order to cut this arm they started blood shedding in Syria through takfiri forces like Al-Nusra and ISIS. They tried hard to cut the axis of Resistance but Allah is the best planner and judge.They went through Syria and the result was Syria itself turned into another strong arm of Resistance. First Syria was a bridge between Lebanon and Iran but now Syria itself has become another strong Arm of Iran and now with the help of God ISIS is finished in Syria.

May Allah vanish these takfiri groups in different parts of World and bring peace across globe.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Vol:03 | Issue:37 | Pages:08 | 25th December 2017 to 1st January 2018 | Rs.5/-

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Death rate in Road Accidents alarming in Kashmir Valley

Bilal Bashir Bhat

Srinagar: The menace of stunt biking and speeding bikes on the roads of Kashmir Valley is getting grave every passing day and has resulted the death percentage in Jammu and Kashmir in road accidents is 66.5 per cent against the national percentage of 37.2. Despite the imposition of ban on stunts but still we watch on daily bases bickers doing dangerous stunts like wheelies, burnouts and stoppies, and other bike stunts.

On 6th June, 2014, 16 year old boy Rasik Shabir from Rajouri Kadal Srinagar died while doing bike stunts in downtown, the deadly stunt biking claimed the life of an 18-year-old student Muhammad Haroon Untoo, son of Abdul Rashid of New Colony when lost control over the bike while performing a deadly stunt at Nowpora Sopore, reports said, adding, the youth was without helmet and his bike rammed into a parked Maruti van (JK05D/2266) with great force.

Masses are aghast over the lack of will shown by law enforcement agencies to crack a whip on bike stunting and over speeding. Tahir Ahmad, an activist stated – " Bike stunts should be heavily discouraged for those who are not trained in the discipline and are doing it for the thrill in those roads which are bustling the traffic . Safety should be the first priority for all, and due regard must be paid to the safety of innocent bystanders who become unavoidable victims of accidents resulting from these stunts. After witnessing deaths from these deaths the ban on stunts should be imposed. Unfortunately so far we have not witnessed much proactive approach from Traffic Police or civil society to curb menace of speeding and killer bike stunts. The media can also play a vital role in curbing the attitude of these youngsters who think it is "hip" to risk their necks while carrying out such acts and the government should focus upon providing other productive activities for youngsters." (KNB)

SRO on daily wagers historic step by JK Govt

Waseem Ramzan:

Srinagar: In a major development, the PDP-BJP government finally notified a much awaited policy for "regular engagement" of casual, seasonal and other thousands of workers who were working on a meagre irregular daily wages.The thousands of labourers engaged by the successive governments see the decision as "historic" as it brings a major relief to the workers and also alleviates financial sufferings of their families. The labors who are working in various government departments have welcomed the decision and the SRO 520 issued by the government. The labourers said the decision by the Government provides sustainable and regular livelihood to them. The daily labours said that them it is very difficult for them to find any other permanent job in the state where private industrial sector is not in organised and well progressive. "I have been working in electrical department as a casual labour from the last more than 14 years. It was very depressing for me to work on a meager wages which were paid quote irregularly. I appreciate this decision of government as I will be entitled regular monthly wages and some other benefits under the engagement which were not there as a casual labour," a casual labour said.PDD Daily wagers president Muhammad Shafi said that he applauded the decision taken by the chief minister and the finance minister.

Infancy

AND while I remember my infancy
My dry eyes shed tears on my fate:
Neither I was withsaid nor withered,
Only I could cry in my mother's arms
I didn't speak or listen,but her songs of love
Would assuage me,and birds' scattering while leaving their homes,
I could listen and felt like seventh heaven hugs me,
Even I didn't know the meaning of melancholy,
The all life was as precious pearl as rose.
****

Shujaat Hussain Patwaw Budgam Kashmir

"From dankness to light"

IDHRA LIBRARY IMAM ZAMAAN (A. S.) LABERTAL BUDGAM KASHMIR

"To be carried out in accordance with the Islamic Shariah

Objectives:(1)Help people (especially youths of our community) to carry out Islamic activities in pursuance of Islam as a complete way of life. (2)Provide funeral, burial and cemetery facilities to Muslims.(3)Propagate and promote Islam and to publish Islamic books, literature and to maintain a library for these purposes.(4)Carry out religious and charitable acts including helping the needy families.(5)Strengthen fraternal bonds and brotherly relations among Muslims.(6)Initiates and devise effective programs and projects for the promotion of Islamic da'awa and dissemination of Islamic knowledge both among Muslims and non-Muslims.

"Your cooperation and judgement is our pleasure". We proudly and loudly invite all the youths to taste this excellent opportunity and get all types of Islamic books (specially Faqa jafri) to read free without any cost. For registration details your may visit us at Idhraimamzamanlibrary@gmail.com
Or Feel free to call at 7298203436/ 8825099960